خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

خطبہ نمبر 24

منگل 15- جون 1999ء - صفر 1420 ہجری - 15- احسان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 132

منگل 15- جون 1999ء

دین کے لئے مستعدی

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا-

اللہ کی راہ میں ایک دن کے لئے سرحدوں پر گھوڑے باندھنا اور حفاظت کرنا دنیا و مافیہا کی نعمتوں سے بہتر ہے-

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب فضل رباط یوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شراب زندگی

تقسیم ملک اور خدمت دین کے دوران جان قربان کرنے والوں کا ایمان افروز تذکرہ

پاکستان، بھارت، کشمیر، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، سوڈان، ٹرینیڈاڈ کے احمدیوں کے دردانگیز واقعات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11- جون 1999ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-11-جون1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں کا ذکر جاری رکھا- حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل لندن سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور ایدہ اللہ نے تقسیم ملک 1947ء کے دوران راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں اور خدمت دین کے دوران بیرونی ممالک میں وفات پا جانے والوں کا اس ضمن میں ذکر فرمایا- مکرم حافظ بشیر احمد صاحب کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آپ نے قرآن حفظ کر کے مربیان کلاس پاس کی 2- مئی 1938ء کو جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا دیگر ساتھیوں کے ہمراہ وقار عمل کرتے ہوئے دماغ کی رگ پھٹ جانے سے وفات پائی- مکرم عدالت خان صاحب دینیات کلاس میں پڑھتے تھے حضرت مصلح موعود کی تحریک پر چپکے سے اپنے خرچ پر دعوت الی اللہ کے لئے افغانستان چلے گئے- وہاں گرفتار ہو گئے- آخر حکومت افغانستان نے ہندوستان کی سرحد پر لا کر چھوڑ دیا- قادیان آکر حضرت مصلح موعود کی تحریک پر دعوت الی اللہ کے لئے چین جانے کے خیال سے روانہ ہوئے- سخت سردی اور ناکافی لباس سے ڈبل نمونیہ ہو گیا جس سے وفات پائی- حضرت مصلح موعود نے ان کے بارہ میں فرمایا کہ انہوں نے وفات سے پہلے کہا کہ اگر کسی غیر احمدی کو میرے ساتھ مباہلے پر آمادہ کر لیا جائے تو میں بچ سکتا ہوں- حضور ایدہ اللہ نے ان کے زبردست ایمان کو احمدیت کی صداقت کا ایک نشان قرار دیا- مکرم چوہدری فقیر محمد صاحب صدر جماعت ونجواں اور ان کے بیٹے محمد اسماعیل نے 1947ء میں سکھوں کے حملے سے وفات پائی- ان کے بیٹے شدید زخمی ہوئے- دھاری وال ہسپتال لیجایا گیا وہاں سے ڈسچارج ہو کر واپس آرہے تھے کہ پیچھے سے گولی مار کر ان کو راہ خدا میں قربان کر دیا گیا- ان کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ انہوں نے لوائے احمدیت کی تیاری میں حصہ لیا- آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شامل تھے- مکرم محمد منیر شامی صاحب نے قادیان میں حفاظت مرکز کی خاطر جان قربان کی- مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اور عظیم احمد عمر 4 سال نے بھی انہی دنوں حملہ آوروں کے ہاتھوں وفات پائی- حضور ایدہ اللہ نے پونچھ کے دس احمدیوں کی وفات کا ذکر فرمایا جو تقسیم کے دنوں میں پونچھ میں بیت الذکر میں نماز عصر ادا کر رہے تھے کہ حملہ آوروں نے تمام آٹھ احمدیوں کو ہلاک کر دیا پھر ایک کی والدہ اور پہلی بیوی کو بھی ان کے گھر جا کر قتل کر دیا- مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب لون آسنور کشمیر پاکستان آنے والے ایک قافلے پر حملے کے نتیجے میں قربان ہو گئے- حاجی فضل محمد خان اور ان کا بیٹا 1957ء میں اپنے رشتہ داروں کے ہاتھوں راہ خدا میں قربان ہو گئے- یہ پشاور کی بیت الذکر میں نقیب تھے- حضور ایدہ اللہ نے بنگلہ دیش کے دو مخلص احمدیوں عثمان غنی صاحب اور عبدالرحیم صاحب کی وفات کا ذکر فرمایا یہ دونوں احمدی برھمن بڑیہ کے جلسہ پر مخالفوں کے حملے سے شدید زخمی ہوئے اور 4- جنوری 1963ء کو وفات پائی- وقف اور خدمت دین کے دوران وفات پانے والوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے سماٹرا کے عبدالرحمٰن صاحب کا ذکر فرمایا جو قادیان میں 13- اگست 1941ء کو ٹائیفائڈ بخار سے فوت ہوئے- مکرمہ فضل بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مربی بلاد عربیہ نے 1943ء میں کبابیر میں وفات پائی- ان کے بیٹے عبدالرشید شریف سیکرٹری صحت کو اکتوبر 1998ء میں لاہور میں قتل کیا گیا- خرطوم سوڈان کے سید رضوان عبداللہ صاحب ابن مکرم سید عمر ابوبکر آفندی جامعہ کے طالب علم تھے- 26- اگست 1953ء کو دریائے چناب میں ڈوبنے سے فوت ہو گئے- سیدہ طینت صاحبہ اہلیہ مکرم سید جواد علی صاحب مربی امریکہ نے مارچ 1958ء میں دل کی تکلیف سے وفات پائی- مکرمہ بشریٰ منیر صاحبہ ایم ایس سی، ایم فل بنت چوہدری علیم الدین صاحب نے زچگی کے دوران وفات پائی وہ مکرم مولوی صدیق صاحب سابق انچارج خلافت لائبریری کے بیٹے منیر صاحب کی اہلیہ تھیں- مکرم مولوی حنیف یعقوب صاحب ٹرینیڈاڈ سے تعلق رکھتے تھے 26 سال یہاں پر مربی سلسلہ رہے- پھر ان کا تقرر گی آنا ہو گیا جہاں پر 6 نومبر 1986ء کو وفات پائی- مکرمہ ڈاکٹر قدسیہ خالدہ ہاشمی صاحبہ اپنے خاوند مکرم خالد ہاشمی صاحب کے ساتھ نصرت جہاں سکیم کے تحت غانا میں تھیں 6 فروری 1988ء کو کار کے حادثے میں وفات پائی- مکرم حافظ عبدالوہاب صاحب بلتستانی مکرم مولوی غلام محمد صاحب کے بیٹے تھے جو بلتستان کے پہلے احمدی تھے سیاچن کے قریب دور دراز قصبے دم سم سے تعلق تھا- حافظ عبدالوہاب نے مرکز سلسلہ آکر قرآن حفظ کیا پھر شاہد پاس کیا- سر میں ٹیومر کے سبب وفات پائی- تاریخ وفات 14- اکتوبر 1988ء تھی-

آخر میں حضور نے فجی میں حال ہی میں ہونے والے دردناک حادثہ کا ذکر فرمایا جس میں مربی سلسلہ مکرم محمد افضل ظفر صاحب کی اہلیہ محترمہ امتہ المتین صاحبہ اور ان کے چار بچے ناصرہ ظفر عمر 15 سال، سارہ ظفر عمر 12 سال، رابعہ بشریٰ عمر ساڑھے دس سال اور عطاء المنعم اکمل عمر 6 سال کشتی ڈوبنے کے حادثے میں فوت ہو گئے- حضور نے ان کے لئے خاص دعا کی تحریک کی- افضل ظفر صاحب اور ان کی زندہ بچ جانے والی دو بیٹیوں طاہرہ ظفر عمر 14 سال اور عطیۃ المنعم 5 سال نے بڑے صبر کا نمونہ دکھایا- حضور نے فرمایا انہوں نے دو طرح سے راہ خدا میں جان دی ایک غریق ہونے کی صورت میں اور دوسرے واقف زندگی کی اہلیہ ہونے کی صورت میں-

راہ مولا میں جان دینے والے احمدیوں کے حالات

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گذشتہ چند خطبات جمعہ سے جماعت کے ان احباب کا تذکرہ فرما رہے ہیں جنہیں خدا کی خاطر مختلف مواقع پر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کا موقع ملا- مرکز کے مختلف اداروں میں ایسے جن احباب کے حالات جمع ہیں ان میں سے بہت سے نامکمل ہیں- تمام امراء، صدران جماعت اور مربیان کرام سے درخواست ہے کہ ازراہ کرم اپنے مقامی خطبات جمعہ میں احباب جماعت کو اس امر کی طرف بار بار توجہ دلائیں کہ وہ خدا کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے احباب کے بارے میں اگر معلومات رکھتے ہوں تو مرکز کو مطلع فرمائیں تاکہ مرکز میں ریکارڈ مکمل ہو-

ان حالات میں نام- ولدیت- خاندان- یہ واقعہ کہاں ہوا؟ کس تاریخ کو ہوا؟ اور کیا واقعات پیش آئے-

پسماندگان میں کون ہیں اور اب کہاں کہاں مقیم ہیں- جان لینے والوں کے بارہ میں کوئی تفصیل کہ ان کا انجام کیا ہوا وغیرہ-

الف- قیام سلسلہ سے لے کر 1947ء تک خدا کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے والے-

ب- 1947ء کے فسادات میں خدا کے حضور حاضر ہونے والے احمدی-

ج- حفاظت مرکز کے سلسلہ میں جان دینے والے-

د- معراجکے (ضلع سیالکوٹ) اور فرقان بٹالین میں جان کا نذرانہ دینے والے-

ہ- 1953ء، 1974ء، 1984ء اور دیگر اوقات میں محض احمدی ہونے کی وجہ سے جن احباب کی جان لے لی گئی ان کے بارے میں معلومات- یہ تمام کوائف / مضامین / معلومات فیکس نمبر 212398-04524 پر فیکس کر دی جائیں یا نظارت اشاعت ربوہ کے پتے پر بذریعہ ڈاک بھجوا دی جائیں-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

بیوت الذکر کی تعمیر محض مرکزی بیوت الذکر کی تعمیر تک محدود نہیں رہنی چاہئے

مجھے اللہ کے فضلوں سے بھاری امید اور توقع ہے کہ اس سال جماعت احمدیہ میں ایک کروڑ انسان داخل ہونگے

جماعت احمدیہ ناروے کی بیت النصر کے سنگ بنیاد کا تذکرہ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے بیوت الذکر کے آداب اور ان کی تعمیر سے متعلق ہدایات کا بیان

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 19- مارچ 1999ء بمطابق 19- امان 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ توبہ کی آیت 18 کی تلاوت کے بعد اس آیت کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

اللہ (کے گھر) تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں گے۔

اس آیت کو میں نے آج کے خطبے کا عنوان اس لئے بنایا ہے کہ آج جماعت احمدیہ ناروے کی (-) بیت النصر کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں کچھ اور بھی (بیوت الذکر) ہیں جن کی دنیا بھر میں خاص منصوبے کے تحت تعمیر کی جا رہی ہے۔ تو میرا خیال ہے آج اس سلسلے میں اس منصوبے کا بھی میں ذکر کر دوں گا اگرچہ جماعتوں کو تحریری طور پر تفصیلی ہدایات دی جا چکی ہیں۔ سب سے پہلے تو آج اس (بیت الذکر) کا ذکر ہو گا اس کے بعد مجلس شوریٰ کا جو اس وقت پاکستان میں آج منعقد ہو رہی ہے یا ہو چکی ہو گی۔ اس کے متعلق بھی چند باتیں آپ سے عرض کروں گا۔

1994ء میں ناروے کی اس (بیت الذکر) کی خاطر زمین خرید لی گئی تھی جس کی اب تعمیر ہو رہی ہے۔ اس کا رقبہ 9 ہزار پانچ سو مربع میٹر یعنی تقریباً دو ایکڑ ہے اور شہر کے مرکزی علاقے میں عین موٹروے کے اوپر واقع ہے۔ اس پہلو سے اس پر لوگوں کی بہت نظریں تھیں اور حسد بھی پیدا ہوا اور احمدیوں کو (بیت الذکر) یہاں نہ بنانے' (بیت الذکر) کی اجازت نہ دینے کے تعلق میں وہاں کی عیسائی کونسل والوں سے بہت سے مسلمان نمائندے بھی ملتے رہے اور ان کے کانوں میں ہمارے خلاف بہت سی باتیں پھونکتے رہے۔ اس لئے کچھ عرصہ تک یہ لگتا تھا کہ گویا اس کی اجازت نہیں ملے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بہت فضل فرمایا اور جماعت ناروے کے مقامی معززین نے لوگوں سے بہت رابطے قائم کئے' عیسائیوں سے بھی اور ارد گرد بسنے والے مسلمانوں سے بھی اور بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کا موقع مل گیا۔

جب ان سے باتیں کیں تو پتہ لگا کہ وہ بہت زیادہ زہر آلود ہو چکے تھے' بہت زیادہ یکطرفہ باتیں کر کر کے ان کے دلوں کو بغض سے بھر دیا گیا تھا۔ لیکن وہ کون باتیں کرنے والے تھے اللہ بہتر جانتا ہے۔ وسوسے پیدا کرنے والوں کے متعلق قرآن کریم یہی فرماتا ہے کہ وہ وسوسے پیدا کر کے چپ کر کے بھاگ جاتے ہیں۔ تو بہرحال ایسے ہی وسواس سے پالا پڑا اور بہت سخت مہم چلائی گئی جماعت کو (بیت الذکر) کی اجازت سے محروم کرنے کے لئے۔ لیکن جب ساری وضاحتیں ہو گئیں تو علاقے کے میئر نے ایک تقریب میں کہا "ہم آپ کو اپنے علاقے میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ آئیں اور جلد یہاں (بیت الذکر) تعمیر کریں اور مجھے امید ہے کہ افتتاح کے موقعہ پر آپ مجھے بلانا نہیں بھولیں گے۔"

اس ضمن میں چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ نے بھی بہت اچھا کام کیا ہے باقاعدہ سنجیدگی کے ساتھ یہ معاملات بڑے بڑے افسروں کے سامنے رکھنا اور باتیں کھولنا اس انداز میں تھا کہ یہ باتیں خود بخود ان کے دل میں گھبتی چلی گئیں اور وہ جانتے تھے کہ قابل ماہر فن آدمی ہے وہ بتا رہا ہے کہ یہ ضرورتیں ہیں اس وجہ سے بنی چاہئے اور اس کا کوئی بھی غلط استعمال نہیں ہو گا۔ تو جماعت ناروے کے بزرگان کی ملاقات اور چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ کی کوششوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالآخر تمام مخالفتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے وہاں کی اتھارٹیز نے نہ صرف اجازت دی بلکہ تائید میں یہ دعوت دی کہ جس قسم کی بھی ضرورت پڑے' کوئی مشکل پڑے ہمیں بتایا کرو۔ بہرحال یہ علاقہ جا کے میں نے خود دیکھا ہے اور وہاں چپہ چپہ پہ پھرا ہوں اور دعائیں کرتا رہا ہوں۔ الحمدللہ کہ اب اس (بیت الذکر) کا باقاعدہ سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے یعنی اب تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

اس میں تقریباً سترہ سو (۱۷۰۰) نمازیوں کی گنجائش ہو گی جو ناروے کی جماعت کے لحاظ سے بہت اچھی ہے۔ یعنی لگتا ہے کہ اتنے نمازی تو وہاں نہیں ہوں گے مگر ہمارا تجربہ یہ ہے کہ جب بھی (بیت الذکر) بنائی گئی اور کھلے حوصلے سے بنائی گئی' اگلی دس سالہ ضرورتوں کو پیش نظر رکھ کر بنائی گئی تو ایک ہی سال میں چھوٹی ہو گئی۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ناروے پر بھی پوری اترے گی اور ناروے کی جماعت کو بھی یہ (بیت الذکر) بہت جلد تنگ دکھائی دے گی بجائے اس کے کہ اس کو کھلا سمجھیں۔ اس کے ساتھ ایک بہت بڑا ہال بھی تعمیر کیا جا رہا ہے جس میں ذیلی تنظیموں کے لئے دفاتر' نمائش لائبریری' (مربی) کا گھر' مہمان خانہ اور ایم ٹی اے کے لئے سٹوڈیو شامل ہوں گے۔ تو یہ اپنی ذات میں (بیت الذکر) کے ساتھ ایک بہت بڑا کمپلیکس ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تمام تعمیرات کے لئے ہمارے پاس فنڈ مہیا ہو چکے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ جماعت ناروے انشاء اللہ چند سال میں ان رقوم کی جو مرکز نے ان کو قرضہ دی ہیں واپسی بھی شروع کر دے گی۔

اب اس تعلق میں میں بعض احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے (بیت الذکر) کی تعمیر کے تعلق میں جو ذمہ داریاں (بیت الذکر) بنانے والوں پر عائد ہوتی ہیں اور (بیت الذکر) کے نمازیوں پر عائد ہوتی ہیں ان کی وضاحت ہو گی۔ پہلی حدیث مسلم کتاب المساجد سے لی گئی ہے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو **شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر (اس کا گھر) تعمیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔** (مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ - باب فضل بناء المسجد) تو جنت میں گھر تعمیر کرنا اس لئے کہ یہاں جس جگہ یعنی اس دنیا میں خدا کا گھر بناتے ہیں اللہ کا گھر تو کوئی ایسا نہیں ہوا کرتا کہ جہاں خدا رہے مگر ہر جگہ خدا موجود ہے اور رہتا ان دلوں میں ہے جو (بیت الذکر) کو آباد کرتے ہیں۔ اس امید پر کہ یہاں نمازیوں کے دلوں میں خدا رہے گا اسے بیت اللہ کہا جاتا ہے یا اللہ کا گھر کہا جاتا ہے۔

پس جب اس دنیا میں آپ اللہ کا گھر تعمیر کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ عرش معلی پر یہ فیصلہ فرما لیتا ہے کہ جنت میں بھی ان لوگوں کے لئے ایک ایسا ہی وسیع گھر بنایا جائے گا۔ وہ مادی گھر تو نہیں ہو گا۔ اس کی وسعتوں کا کیا حال ہو گا اللہ ہی بہتر جانتا ہے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ (بیت الذکر) بنانے والوں کے لئے بہت بڑا اجر مقدر ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر ایک حدیث ہے جو حضرت عروہؓ سے مسند احمد بن حنبل میں مروی ہے۔ حضرت عروہؓ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اپنے محلوں میں (خدا کے گھر) بنائیں اور یہ کہ ہم ان کو عمدہ تعمیر کریں اور ان کو پاک صاف رکھیں، تو (بیوت الذکر) کی تعمیر محض مرکزی (بیوت الذکر) کی تعمیر تک محدود نہیں رہنی چاہئے بلکہ ہر محلہ میں یعنی جہاں بھی چند احمدی اکٹھے ہوں وہاں (بیوت الذکر) کی تعمیر جس حد تک توفیق ہو، ہونی چاہئے اور ساری دنیا میں اس طرح (بیوت الذکر) کا جال پھیلا دینا چاہئے۔ اگر جماعت اس طرف توجہ کرے گی مثلاً انگلستان کی جماعت ہے وہ بھی اگر اس طرح چھوٹی چھوٹی (بیوت الذکر) کی طرف توجہ دے گی تو اس کے نتیجے میں بہت برکت پیدا ہوگی۔

اب تک یہ خیال ہے کہ گھروں کے بعض کمروں کو (بیوت الذکر) کے لئے مخصوص کرلیا جاتا ہے۔ اچھا خیال ہے۔ لیکن (بیت الذکر، بیت الذکر) ہی ہے۔ (بیت الذکر) دن رات خدا کی عبادت کرنے والے بندوں کے لئے کھلی رہتی ہے۔ گھر تو دن رات سب کے لئے کھلا نہیں رہا کرتا۔ اور پھر (بیت الذکر) کے نام پر تعمیر کرنا، شروع سے اس کے لئے دعائیں کرنا خاص خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک عاجزانہ ہدیہ پیش کرنا یہ بات ہی کچھ اور ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر (بیوت الذکر) کی تعمیر کا کام شروع کریں۔ (بیوت الذکر) کی غرض سے زمینیں لی جائیں اور وہاں باقاعدہ جب توفیق ملے چاہے چھوٹی (بیت) بنائی جائے تو یہ جماعت کے استحکام کے لئے بہت ضروری ہے اور حضرت مسیح موعود (-) نے تو ایک موقع پر یہ ہدایت فرمائی تھی کہ اگر (بیوت) بنا نہیں سکتے تو زمین لے کر رکھ چھوڑیں اور اس کے اردگرد ایک احاطہ سا بنالو اور چاہے چھپر ڈالنا پڑے وہ (بیت) خدا کی خاطر (بیت) کے طور پر بنی چاہئے۔

ایک روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے نقش و نگار والی (بیوت) تعمیر کرنے کا حکم نہیں (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی بناء المسجد) آج کل مسلمانوں میں چونکہ دولت کی ریل پیل ہے اس لئے نقش و نگار پر بہت زور دیا جا رہا ہے اور (-) نقش و نگار ہی ان کی (بیت) کی زینت ہے۔ حالانکہ **نقش و نگار جو دل پر ہو وہی خدا تعالیٰ (کے گھر) کی زینت بنا کرتا ہے۔ یعنی اللہ کی محبت نقش ہو اس کی پیار اور محبت کی تحریریں دلوں پر نقش ہوں یہ ہے جو (خانہ خدا) کی زینت کا باعث بنتا ہے۔** تو احمدی بھی اس بات کو کبھی نہ بھلائیں کہ وہ اپنی (بیوت) کو دلوں کے نقش و نگار سے مزین کریں اور (-) سادہ رکھیں۔ اب ہماری یہ (بیت الذکر) ہے بالکل سادہ اور صاف۔ اندر سے کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جس سے انسان کی توجہ کسی اور طرف منعطف ہو سکے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ تم ان (بیوت) کو یہود و نصاریٰ کی طرح ضرور ملمع سازی سے سجاؤ گے مگر میرا خیال ہے یہاں "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا" کے الفاظ نہیں ہیں۔ روایت صرف اتنی ہے۔ میں نے اصل روایت پر نظر ڈالی ہے۔ قال ابن عباس ترجمہ اس کا میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم ان (بیوت) کو یہود و نصاریٰ کی طرح ضرور ملمع سازی سے سجاؤ گے۔ پس یہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معلوم نہیں ہوتا مگر ابن عباس نے وہ زمانہ دیکھا تھا جبکہ رفتہ رفتہ مسلمانوں میں کچھ بگڑنے کا رجحان پیدا ہو رہا تھا اور دولت کی بھی ریل پیل تھی تو معلوم ہوتا ہے یہ حضرت ابن عباسؓ کا اپنا تبصرہ ہے۔

ایک حدیث سنن ترمذی کتاب القراءات سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کچھ لوگ (اللہ کے گھر) میں کتاب اللہ کی تلاوت اور درس و تدریس کے لئے بیٹھتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ اور رحمت باری ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ یہ رحمت باری کا ڈھانپنا اور فرشتوں کا گھیرے میں لے لینا یہ ظاہر پر اطلاق نہیں ہوتا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کے نمائندے جو دلوں میں نیکی کی تحریک کرنے والے ہیں ان کو فرشتہ کہا جاتا ہے تو اگرچہ آنکھ سے دکھائی نہیں دیتے مگر بکثرت خدا کی نمائندگی میں دلوں میں نیکی کی تحریک کرنے والے ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں۔

ایک روایت سنن نسائی سے لی گئی ہے کتاب الطہارۃ سے عن ابی ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال۔ یہ ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے۔ جی نہ چاہتے ہوئے بھی کامل وضو کرنا اور (بیوت الذکر) کی طرف دور سے چل کر جانا۔ نیز ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ رباط ہے، یہ رباط ہے، یہ رباط ہے۔ (سنن نسائی کتاب الطہارۃ باب الامر باسباغ الوضوء) الحمدللہ کہ انگلستان میں تو ہماری اس (بیت الذکر) کے ساتھ احمدیوں کا یہی سلوک ہے اور بہت دور دور سے وہ چل کر آتے ہیں تاکہ اس مرکزی (بیت) میں نماز پڑھ سکیں۔ مرد بھی، عورتیں بھی، بچے بھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب نیک نیتیں لے کے آتے ہیں اور اپنے دل کو سجاتے ہیں جس سے یہ (بیت الذکر) سج جاتی ہے۔

یہاں ایک لفظ ہے رباط ہے، رباط ہے، رباط ہے، اس کا کیا معنی ہے۔ رباط دراصل سرحدوں پر گھوڑے باندھنے کو کہتے ہیں اور سرحدوں پر گھوڑے باندھنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دشمن کے لئے ملک میں داخل ہونے کا کوئی رستہ نہ رہے، ہر طرف اس کے نگران بیٹھے ہوں اور جب بھی خطرہ ہو کہ کوئی داخل ہونے والا ہے تو وہ پکڑا جائے۔ یہ (بیت الذکر) میں بیٹھے رہنا یا بار بار آنا اس کو رباط کیسے کہا جا سکتا ہے۔ یہ ان معنوں میں رباط ہے کہ شیطان کو دفع کرنے کے لئے، اس کے وساوس کو دل میں داخل ہونے سے روکنے کی خاطر یہ بہترین علاج ہے۔ جس کا دل نماز میں اٹکا ہوا ہو ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا خیال ہو اس دل میں شیطان داخل ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ وقت ہے جس میں وساوس وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور جب دماغ پہ یہ خیال حاوی ہو کہ میں نے (بیت الذکر) میں جانا ہے خدا کی عبادت کرنی ہے تو سب رستے شیطان کے بند کر دیئے جاتے ہیں تو اس لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا بالکل بجا و برحق ہے کہ یہ رباط ہے، یہ رباط ہے، یہ رباط ہے۔

اور اس کا ایک معنی یہ بھی بنتا ہے کہ ظاہری طور پر بھی سرحدوں کی حفاظت ضروری ہے۔ مگر اصل سرحدیں جن کی حفاظت کا قرآن کریم میں ذکر ہے وہ روحانی سرحدیں ہیں کیونکہ اگر روحانی سرحدوں کی حفاظت ہو تو قوم بچ گئی۔ **جس قوم کی روحانی سرحدوں کی حفاظت ہو اس کی دنیاوی سرحدوں کی حفاظت کا بھی اللہ انتظام کر دیا کرتا ہے۔** پس اس پہلو سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا یہ رباط ہے، یہ رباط ہے، بہت ہی معنی خیز اور عارفانہ کلام ہے۔

بخاری کتاب الصلوٰۃ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا عورت (بیت) کی صفائی کیا کرتی تھی۔ ان رجلا اسود او امراۃ اور اس کے بعد سارا مضمون مرد کی طرف اشارہ کر رہا ہے تو ترجمہ کرنے والے نے یہ بات بڑھا دی اور چونکہ عورت کا ذکر آخر پہ آیا تھا اس لئے عورت کا صیغہ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اصل عبارت کے مطابق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا شاید عورت، (بیت) کی صفائی کیا کرتا تھا۔ مرد جب فوت ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دیکھیں "فوت ہو گیا" کا لفظ ہے "فمات" ماتت نہیں ہے) پس جب وہ فوت ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس کے بارے میں کیوں آگاہ نہیں کیا، مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ پھر آپؐ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کے لئے دعا کی۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ - باب کنس المسجد والتقاط الخرق والقذی)

اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا (بیوت الذکر) کے خادموں سے بھی کتنا پیار کا تعلق تھا۔ جو (بیت الذکر) کی خدمت کرتے تھے ان کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے بے چینی کا اظہار کیا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا گیا اور چونکہ جنازہ ہو چکا تھا اس لئے اس کی قبر پر جا کر اس کے لئے دعا کی۔

ایک روایت مسلم کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور لہسن کھانے سے منع فرمایا اور آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اس بدبودار پودے سے کھایا وہ ہماری (بیت) کے قریب بھی نہ آئے۔ یہ مراد نہیں کہ پیاز اور لہسن کھانا منع ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ تو ہم نے دیکھا ہے حضرت مسیح موعود (-) کی چٹنیوں میں بھی پیاز اور لہسن کا استعمال ہوتا تھا بعد میں روایتاً ہمارے گھر میں بھی جاری رہا۔ مراد صرف یہ ہے کہ جب (بیت الذکر) میں جاؤ تو کوئی بھی بدبودار چیز کھا کے نہیں جانا چاہئے یا لگا کر نہیں جانا چاہئے کیونکہ اس کی بدبو سے پھر لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ پس اس کے مفہوم کو پیش نظر رکھیں اور جب بھی (بیت الذکر) میں جائیں تو اچھی طرح منجن کر کے منہ کی بو کو دور کیا کریں، پھر عطر لگایا کریں اور کوئی ایسا کھانا اس سے پہلے نہ کھایا کریں کہ جس کی بو منجن سے بھی نہیں جایا کرتی۔ چنانچہ لہسن اگر تازہ تازہ کھایا ہو تو جتنے چاہیں دانت مانجھیں، لہسن کی بو پھر بھی آتی ہی رہے گی۔ اس لئے مقصود کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ کا گھر خوشبو سے معطر ہونا چاہئے اس میں ناپاک بو نہیں آنی چاہئے۔

پھر فرمایا، فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو۔ (مسلم کتاب الصلاۃ باب نهی اکل الثوم) اب فرشتوں کو تکلیف کس طرح ہو سکتی ہے یہ ایک اہم سوال ہے۔ اول تو کچھ فرشتہ سیرت لوگ ہوتے ہیں ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ **لیکن فرشتوں کی تکلیف سے مراد مومنوں کی تکلیف ہے۔ جب خدا کے پاک بندوں کو تکلیف ہو رہی ہے تو اس تکلیف میں فرشتے شامل ہوتے ہیں یعنی اس چیز کو ناپسند کرتے ہیں**، یہ مراد ہے ورنہ یہ تو نہیں کہ باقاعدہ ناک سے بدبو سونگھ کے وہ بدبو محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔

ایک حدیث حضرت فاطمہ الزہراءؓ بیان کرتی ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (بیت الذکر) میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے رسول پر سلامتی ہو، یعنی اللہ کا نام لے کر (بیت الذکر) میں داخل ہوں یعنی یہ کہیں بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ پر سلامتی ہو۔ اللہم اغفرلی پھر کہے اللہم اغفرلی ذنوبی اے میرے اللہ میرے گناہ مجھے بخش دے وافتح لی ابواب رحمتک اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب (بیت) سے نکلنے لگے تو یہ دعا کرے بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول پر سلام ہو، اللہم اغفرلی ذنوبی اے میرے اللہ میرے گناہ بخش دے۔ وافتح لی ابواب فضلک اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ (مسند احمد بن حنبل)

آنے اور جانے کی دعا ایک ہی ہے سوائے رحمت اور فضل کے لفظوں کے فرق سے۔ (بیت الذکر) میں داخل ہو تو رحمت کی دعا مانگنی ہے کیونکہ فضل میں دنیاوی رزق بھی شامل ہیں اور دنیا کے کاروبار بھی شامل ہیں اس لئے (بیت) میں داخل ہوتے وقت تو اللہ کی رحمت ہی ہے جو برسے تو سب کچھ برس گیا۔ اور جب باہر جانے لگیں تو پھر دنیا میں مشغول ہونا ہے۔ تو ایسے کاموں میں مشغول ہوں کہ وہ اللہ کا فضل کہلا سکتے ہوں۔ ورنہ محض مال کو فضل کہنا جائز نہیں جب تک اس مال کے ساتھ اللہ کی رضا بھی شامل نہ ہو۔ تو جاتی دفعہ یہ دعا کیا کریں کہ اے اللہ ہمیں اپنے فضل سے وہ مال عطا کر جس سے تیری رضا بھی ہمیں ملے یا تیری رضا کے نتیجے میں وہ مال ہمیں عطا ہو۔

ایک حدیث کتاب سنن النسائی سے لی گئی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ لوگ (بیوت) کی تعمیر میں ایک دوسرے سے فخریہ آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ (سنن نسائی کتاب المساجد) اب یہ بھی یاد رکھیں (بیوت) کی تعمیر بہت اچھا کام ہے اور اس سے پہلے جو میں روایتیں بیان کر چکا ہوں جو (خدا کا گھر) بنائے گا اس کے لئے خدا جنت میں گھر بنائے گا۔ لیکن جو ریاکاری کی خاطر ایک دوسرے سے بڑھ کر (خدا کے گھر) کی بولیاں دیتے اور نام لکھواتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں کہ جنت میں گھر بنانے کے لئے ان کے یہاں کے گھر بھی بے برکت ہو جائیں گے۔

پس یاد رکھیں (بیوت الذکر) کی تعمیر میں جماعت احمدیہ نے جو طریق اختیار کیا ہے وہ اسی خطرے کی پیش بندی کے لئے کیا گیا ہے۔ کثرت کے ساتھ لوگ (بیوت) کے لئے چندے بھیجتے ہیں جن کا کوئی اعلان نہیں کیا جاتا۔ جب بڑی بڑی (بیوت) کی تعمیر کے لئے اکٹھا جماعت کچھ پیش کرتی ہے تو وہ الگ مسئلہ ہے ورنہ (بیوت الذکر) کی تعمیر میں میرے پاس لکھو کھہا ڈالر بھی آتے ہیں، پاؤنڈز بھی آتے ہیں، روپوؤں کی بارش ہوتی ہے جن کو ہم خاموشی کے ساتھ اس مد میں داخل کر دیتے ہیں اور اللہ کے فضل سے جو بڑی بڑی (بیوت الذکر) تعمیر ہو رہی ہیں یا چھوٹی چھوٹی بکثرت (بیوت) تعمیر ہو رہی ہیں زیادہ تر اسی پیسے سے بنائی جا رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود (-) کی بعض تحریرات (بیوت الزکر) کے تعلق میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا **"اس وقت ہماری جماعت کو (بیوت الذکر) کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی (بیت الذکر) قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔"** (ملفوظات جلد چہارم، جدید ایڈیشن ص 93) یہ وہ حقیقت ہے جسے جاگزیں کرنے کی ضرورت ہے، دل میں جاگزیں کرنے کی ضرورت ہے اور اسی لئے میں نے شروع میں تمہید میں عرض کیا تھا کہ **جماعت انگلستان بھی جماعت جرمنی کی طرح (بیوت الذکر) کی تعمیر پر بہت زور دے** اور حضرت مسیح موعود (-) نے جو طریق بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے "اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں (احمدی) کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں (دین حق) کی ترقی کرنی ہو تو ایک (بیت الذکر) بنا دینی چاہئے۔ پھر خدا خود..... کھینچ کر لاوے گا لیکن شرط یہ ہے کہ قیام (بیت الذکر) میں نیت بہ اخلاص ہو، محض للہ ایسا کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ (بیت الذکر) مرصع اور پکی عمارت کی ہو بلکہ صرف زمین روک لینی چاہئے۔"

پس میں نے جو ابتدا میں نصیحت کی تھی حضرت مسیح موعود (-) کی اس تحریر کے مطابق کی تھی کہ فوری طور پر زمین کا انتظام کریں اور زمین روک رکھیں۔ "وہاں (بیت) کی حد بندی کر دینی چاہئے اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈال دو کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔ خدا تعالیٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی" بہت بڑی مسجد تھی مگر شروع میں جو حصہ چھتا ہوا تھا "چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور اسی طرح چلی آئی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا اپنے زمانے میں اسے پختہ بنوایا۔ مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اور حضرت عثمانؓ کا قافیہ خوب ملتا ہے۔ شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تھا" عثمانؓ اور سلیمانؑ "غرضیکہ جماعت کی اپنی (بیت) ہونی چاہئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔"

حضرت مسیح موعود (-) نے جب حضرت عثمانؓ کا ذکر فرمایا تو ساتھ ایک نبی اللہ کی سنت کا بھی ذکر فرمایا تا کہ بعد میں آنے والوں کو پختہ، اچھی (بیوت) کی تعمیر پر کوئی شرعی اعتراض نہ ہو سکے۔ آغاز کا ذکر جہاں فرمایا وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو پیش نظر رکھ کر۔ جب خدا کی طرف سے شروع میں استطاعت نہ ہو تو یہ استطاعت تو بہر حال ہے کہ خدا کا گھر بنانا چاہئے۔ یہ ہر حال میں رہتی ہے۔ پس جتنی بھی استطاعت ہے اس کے مطابق خدا کا گھر بنانا شروع کر دو پھر اللہ اس استطاعت کو بڑھاتا رہے گا اور اگر اچھی (بیت) بنانے کی، پختہ عمارت بنانے کی توفیق مل جائے تو اس پر کسی کو اعتراض کا حق نہیں کیونکہ یہ حضرت سلیمانؑ کی بھی سنت ہے اور حضرت عثمانؓ کی بھی سنت ہے جو برحق تیسرے خلیفہ تھے۔ پس اس پہلو سے ہمارے ہاں جب اچھی پختہ عمارتوں کی تعمیر کو لوگ دیکھیں گے تو ان کو اعتراض کا کوئی حق نہیں رہے گا۔

فرمایا "اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے اور جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی (بیت) میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم، جدید ایڈیشن ص 93

حضرت مسیح موعود (-) کی ایک ہی تحریر میں نے رکھی تھی اب میں جو (بیوت) کا منصوبہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اس کا کچھ ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

یہ وہی سال ہے جس میں ہم نے (بیوت الذکر) کی تعمیر کا منصوبہ بنایا ہے اور منصوبہ تو ہمیشہ سے چلا آیا ہے مگر اس دفعہ اسے غیر معمولی طور پر بڑھانے کا خیال ہے بلکہ عزم ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے گا۔ یہ سال ایک غیر معمولی اہمیت کا سال اس لئے ہے کہ جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ پر اعلان کیا تھا مجھے اللہ کے فضلوں سے بھاری امید اور توقع ہے کہ اس سال جماعت احمدیہ میں ایک کروڑ انسان داخل ہوں گے اور یہ بہت بڑی امید ہے مگر خدا کے ہاں کچھ بھی نہیں۔ جب وہ فیصلہ کرلے تو ایک کروڑ کی کیا حیثیت ہے' جتنے چاہے داخل فرمائے۔ تو اس سلسلے میں جماعتوں کو جو نصیحتیں کی گئی تھیں ان میں سب سے زیادہ اہم نصیحت یہ تھی کہ اگر تم نے ایک کروڑ بننا ہے تو خدا تعالیٰ کے گھر بنانے شروع کرو اور اس کثرت سے بناؤ کہ ان کو آباد کرنا چونکہ خدا کا کام ہے وہ آپ ہی گھیر گھیر کر آدمی لے آئے گا۔

تو سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ خدا کے گھر کثرت سے پھیلادو۔ یہ منصوبہ تھا اس میں ابھی سے غیر معمولی برکت ملنی شروع ہو گئی ہے' اتنی کہ میرے تصور میں بھی نہیں تھی۔ ایک چھوٹے سے ملک میں جہاں احمدیوں کی تعداد میں ہر سال چند سو اضافہ ہوا کرتا تھا ان کو جب ہم نے منصوبہ دیا تو پانچ ہزار ان کو کہا کہ آپ نے اس دفعہ بنانا ہے اور وہ کچھ گھبرا بھی گئے مگر ان کو یقین تھا کہ جب کہا ہے تو بن جائے گا انشاء اللہ اس پر ان کو میں نے تاکید کی کہ آپ (بیت الذکر) کے منصوبے کے ساتھ اس کو گانٹھ دیں ہرگز اسے الگ نہ کریں۔ کیونکہ جب (بیوت) بنائیں گے تو خدا تعالیٰ خود ان کو آباد کرنے کا انتظام کرے گا۔ چنانچہ ایک علاقے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو دوسری میری نصیحت تھی کہ ائمہ کی طرف توجہ دیں اور بڑے بڑے ائمہ کو پکڑیں اور ان کے علاقے میں جا کے ان کی (بیوت الذکر) بھی تعمیر کریں اور ہر جگہ ایک احمدیہ مرکز قائم کرنا شروع کردیں تو پہلی خوشخبری یہ ملی کہ پانچ ہزار کو ہم بڑا سمجھ رہے تھے ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایک علاقہ جس میں پینتیس ہزار افراد ہیں سارے کا سارا احمدیت کے لئے عطا کردیا ہے۔ اور ان کا عزم یہ ہے کہ جن کا یہ علاقہ ہے وہ بہت بڑے امام ہیں اور اردگرد کے جو اضلاع ہیں ان پر بھی ان کا بڑا اثر ہے ان کا یہ عزم ہے کہ وہ اپنے اردگرد چوطرفہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ائمہ کو بلائیں گے ان کو احمدیت کی حقیقت سے آگاہ کریں گے اور احمدی (بیوت) دکھائیں گے اور بتائیں گے کہ یہ ہماری بقاء کے لئے ضروری ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ میں امید رکھتا ہوں کہ اگر یہ ان کا منصوبہ کامیاب ہو جیسا کہ بظاہر نظر آرہا ہے کہ وہ بڑے مخلص ہیں اور محنت کریں گے اور (بیوت) کی تعمیر کے معاملے میں پیچھے نہیں رہیں گے میں امید رکھتا ہوں' ہم نے ان کو ابھی سے پیغام بھیج دیا ہے کہ سارا خرچ جتنا بھی ہو وہ جماعت احمدیہ برداشت کرے گی یعنی مرکز برداشت کرے گا بالکل اس بارہ میں کوتاہی نہ ہو۔ جہاں احمدی نہ بھی ہوں وہاں (بیوت الذکر) بنادو تو یہ منصوبہ چونکہ ان کو پہنچ گیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ ایسا کریں گے تو اس وجہ سے میری نئی توقع یہ ہے کہ پانچ ہزار تو کیا غالباً وہ ایک لاکھ یا شاید اس سے بھی زیادہ بنالیں۔ تو اگر یہ میری توقع اللہ کے ہاں مقبول ہوئی' منظور ہوئی تو انشاء اللہ اس سال یہ بھی ایک نیا سنگ میل اس ملک میں رکھا جائے گا۔ پس اس پہلو سے (بیوت الذکر) کی تعمیر ہمارے نزدیک بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت جہاں جہاں یہ آواز پہنچے گی اس خاص منصوبے پر بڑی گہری توجہ سے عمل کرے گی۔ باقی انشاء اللہ اس جلسے پر جب یہ مضمون آئے گا اس وقت آپ کے سامنے تفصیلات پیش کی جائیں گی۔

اب مجلس مشاورت سے متعلق مختصراً میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سب سے پہلی مجلس مشاورت حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے زمانے میں بلائی گئی تھی۔ کوئی بھی ایسا بنیادی کام نہیں ہے جس کو بعد میں پروان چڑھایا گیا' جس کا آغاز حضرت مسیح موعود (-) کے ہاتھوں سے نہ ہوا ہو۔ اس زمانے کی تمام ضرورتوں کے لئے جتنے بھی نظام قائم ہوئے ہیں ان میں سے ہر ایک کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے زمانے میں ہو چکا تھا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود کو یہ عظیم توفیق ملی کہ 1922ء میں آپ نے باقاعدہ مجلس شوریٰ کے نظام کو دوبارہ جماعت میں جاری کرکے ایک بہت بڑا احسان کیا۔ بحیثیت مصلح موعود آپ نے ہم پر احسان کیا اور یہ اللہ کا آپ پر احسان تھا کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی۔

مختلف وقتوں میں یہ مجلس شوریٰ جاری رہی۔ بعض سالوں میں نہیں بھی ہو سکی کیونکہ حالات سازگار نہیں تھے اور بعض سالوں میں ایک سے زائد مرتبہ ہوئی ہے۔ غرضیکہ اگر سب کو شمار کیا جائے تو شمار کرنا مشکل ہے لیکن جو تحریرات چھپی ہوئی ہیں بجٹ وغیرہ ان پر جو سن لکھے ہوئے ہیں ان پر کسی حد تک بنا کی جاسکتی ہے۔ تو اس پہلو سے جو مرکز سے مجھے اطلاعات ملی ہیں آغاز سے لے کر اب تک 77 سال گزر چکے ہیں اور شمار کے لحاظ سے 79 یعنی اناسی مجالس شوریٰ منعقد ہو چکی ہیں۔ یہ تو اس مجلس شوریٰ کا حال ہے جو تسلسل سے مسیح موعود (-) کے زمانے سے مرکزی شوریٰ کہلاتی ہے۔ لیکن اب تو یہ نظام ملکوں ملکوں میں عام ہو چکا ہے اور اس کثرت سے پھیل گیا ہے کہ اس کا شمار ہی ممکن نہیں اس لئے اب اس کو 77ویں مجلس شوریٰ کہنا اس پہلو سے تو درست کہ تسلسل میں یہ 77ویں یا 79ویں کہلائے گی لیکن عملاً تو تمام دنیا میں مجالس شوریٰ بعینہ اسی طرز پر قائم کی جارہی ہیں جس طرز پر ہم نے ورثہ میں پائی تھیں اور یہ ایک بہت ہی اہم اور بنیادی نظام ہے۔

پس جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ (بیوت الذکر) کا قیام ہوگا اور نئی جماعتیں بنیں گی میں ان کو نصیحت کرتا ہوں کہ انہی (بیوت الذکر) میں اپنی مجالس شوریٰ بھی منعقد کرنی شروع کردیں اور اگر یہ پہلو بہ پہلو چلے یعنی (بیوت الذکر) کا قیام اور نئی جماعتوں کا قیام اور ان (بیوت) میں مجالس شوریٰ کا قیام تو حیرت انگیز اضافہ ہوگا جماعت میں اور جماعتیں غیر معمولی طور پر مستحکم ہو جائیں گی۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان نصائح کو سن کر دنیا بھر کی جماعتیں ان پر عمل کر کے استفادہ کریں گی۔

اب میں آپ سب کی طرف سے اور اپنی طرف سے تمام ممبران مجلس شوریٰ پاکستان کو کل عالمی جماعتوں کی طرف سے السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہتا ہوں اور تمام جماعتوں کی طرف سے دعاؤں کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ آپ لوگ جو میری آواز سن رہے ہیں یاد رکھیں کہ تمام بیرونی جماعتیں آپ کے لئے دعا کرتی ہیں اور کبھی غافل نہیں ہوئیں۔ آپ بھی ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور خصوصیت کے ساتھ جو دعائیں میں نے آج کے لئے چنی ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں۔

(-) کہ اے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل دے۔ جیسے گلاس بھر دیا جاتا ہے چیز انڈیل کر اس طرح ہمارے دلوں پہ اپنے فضل سے اپنی رحمت سے صبر انڈیل دے وثبت اقدامنا کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ صبر نہ انڈیلے قدموں کو ثبات نہیں ملتا۔ پس اس کا نتیجہ کیا ہو وثبت اقدامنا ہمارے قدموں کو ثبات عطا کر وانصرنا علی القوم الکافرین اور ہمیں کافروں کی قوم پر نصرت عطا فرما۔

دوسری دعا انہی معنوں کی ہے ربنا اغفر لنا ذنوبنا یہ جو پہلی دعا ہے یہ حضرت داؤدؑ کی وہ دعا ہے جو آپ کو سکھائی گئی تھی جب جالوت سے مقابلہ ہوا تھا تو بحیثیت طالوت آپ نے یہ دعا کی تھی۔ اور وہ حضرت داؤدؑ ہی تھے اس بارے میں میں تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ حضرت داؤدؑ کا مقابلہ ہوا تھا ان کو خدا نے یہ الہامی دعا سکھائی تھی اور اس دعا کی برکت سے مٹھی بھر مومنوں کو کافروں پر غیر معمولی طور پر نصرت عطا ہوئی' فتح نصیب ہوئی' دوسری دعا ہے جو یہی مضمون رکھتی ہے مگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کو قرآن کریم نے سکھائی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(-) اے ہمارے رب ہمیں بخش دے' ذنوبنا ہماری کوتاہیاں بخش دے اور جو زیادتیاں ہم اپنے اوپر خود کر بیٹھے ہیں ان سے بھی درگزر فرما- وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافروں کی قوم پر فتح نصیب فرما-

ایک یہ دعا ہے اور **ایک اور دعا ہے جو خصوصیت کے ساتھ ساری جماعت کو آجکل کرنی چاہئے** (-) کہ اے میرے رب مجھے مدخل صدق عطا فرما- اس طرح داخل فرما کہ میں صدق کے ساتھ داخل ہو رہا ہوں واخرجنی مخرج صدق اور اس طرح مجھے نکال کہ میں صدق کے ساتھ وہاں سے نکلوں واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا اور میرے لئے اپنی طرف سے سلطان نصیر عطا فرما-

یہ دعا کرتے وقت ساری جماعت کی نمائندگی کو نہ بھولیں- یہ واحد کے صیغے میں دعا ہے اے میرے خدا مجھے ایسا کر- لیکن ہر شخص جب دعا کرتا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب یہ دعا سکھائی گئی تھی تو تمام بنی نوع انسان کے امام کے طور پر یہ دعا سکھائی گئی تھی اس لئے آپ کی اپنی دعا میں ساری دنیا شامل تھی- ہم تو اس مقام پر نہیں ہیں اس لئے ہمیں ارادۃً یہ سوچنا ہوگا کہ حضور ﷺ کے قدموں کی خاک کی برکت سے ہماری دعا کو بھی ہم سب کے حق میں قبول فرمالے- پس اس پہلو سے یہ دعا کریں اور اس میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھیں کہ مدخل صدق اور مخرج صدق میں صرف ظاہری طور پر کہیں داخل ہونا مراد نہیں ہے-

آنحضرت ﷺ سے بہت بڑے عظیم مقامات کا وعدہ فرمایا گیا تھا- اب ہر مقام پر جب رسول اللہ ﷺ داخل ہوتے ہیں تو یہ مدخل صدق تھا اور اسی کی دعا کرتے تھے اور ہر مقام سے نکل کر ایک اور صدق کے مقام میں داخل ہوا کرتے تھے یعنی اس سے نیچے نہیں اترا کرتے تھے- تو اس دعا میں یہ فصاحت و بلاغت کا کمال ہے کہ آنحضرت ﷺ کے مدارج کی لامتناہی ترقی کا ذکر ہے اور یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اے اللہ! مجھے جب بھی داخل فرما صدق میں داخل فرما- مدخل صدق میں داخل فرما اور نکال بھی صدق کے مخرج پر- اگر وہ غلط نکلنا ہو نیچے کی طرف تنزل ہو تو اسے مخرج صدق کہا ہی نہیں جا سکتا- تو مراد یہ ہے کہ لامتناہی ہمیشہ کی ترقیات آنحضرت ﷺ کی اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی تھیں-

پس آپ بھی ان باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے دعا کریں اور پھر اس بات کو واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا کہ ہمارے لئے اپنی جناب سے سلطان نصیر عطا فرما- جہاں تک روحانی مدارج کا تعلق ہے وہاں سلطان نصیر سے کیا مراد ہے غالباً یہ فرشتے جو خدمت میں حاضر رہتے تھے اور ہر مقام کے مراحل کو آسان کرنے کے لئے آنحضور ؐ کی خدمت کیا کرتے تھے نصرت کیا کرتے تھے غالباً روحانی پہلو سے تو وہی مراد ہو سکتی ہے اور جسمانی پہلو سے ایسے مددگار عطا فرما دے جو ایک مشکل کام کو آسان کرنے کی توفیق رکھتے ہوں- سلطان جب کہہ دیا تو مراد یہ ہے کہ **ایسا مددگار عطا فرما جس کے اندر غلبہ ہو جس میں طاقت ہو کہ مدد کرنی چاہتا ہے تو مدد پوری کر کے دکھا دے-**

چونکہ پاکستان کی جماعتوں میں خصوصیت کے ساتھ اس وقت بہت کمزوری کا حال ہے اس لئے جب میں اس دعا کی تحریک کرتا ہوں تو ان ساری باتوں کو پیش نظر رکھ کے کر رہا ہوں- بہت توجہ سے اس دعا کی گہرائی میں اتر کر یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام مشکلات آسان فرمائے اور اپنی طرف سے سلطان نصیر عطا کرتا رہے- **مشکل سے مشکل کام ہو' مشکل سے مشکل مقدمہ ہو جو جھوٹ کے تانے بانے سے یہ لوگ بنایا کرتے ہیں اس کے باوجود جب آپ سلطان نصیر کی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان باتوں کو آپ کے لئے آسان فرما دے گا-**

تو امید ہے کہ انشاء اللہ ان دعاؤں کی برکت سے ہم تمام دنیا پر وہ عظیم الشان روحانی فتح حاصل کر سکیں گے جو جماعت احمدیہ کے مقدر میں لکھی تو جا چکی ہے مگر اس مقدر کو کمانا ہمارا کام ہے- یہ وہ مقدر ہے جسے خلوص کے ساتھ کمایا جائے گا اور دعاؤں کے ساتھ کمایا جائے گا- پس یہ مقدر ان معنوں میں نہیں ہے کہ مقدر ہے' ہو کے رہے گا چاہے ہم کچھ بھی نہ کریں' ہو کے رہے گا مگر ہمیں یہ کرنا ہوگا کہ اس مقدر کو آسان بنانے کے لئے خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعائیں کرنی ہوں گی- یہ ہم کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کا یہ مقدر ضرور ہمارے حق میں پورا ہوگا-

اب میں آخر پر حضرت مسیح موعود (-) کی ایک دعا آپ کے سامنے رکھتا ہوں- حضرت مسیح موعود (-) نے دعا کے مضمون میں فرمایا- "وہ دعا جو مغفرت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے-" یہ دعا کی معرفت کیا ہے جو ہم نے دعا کرنی ہے وہ میں آپ کو سمجھا چکا ہوں- اور یہ خدا کے فضل سے ہی پیدا ہوگی- فرمایا یہ جب فضل سے پیدا ہوتی ہے تو "وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے" اس کی حالت ہی بدل جاتی ہے "وہ فنا کرنے والی چیز ہے' وہ گداز کرنے والی آگ ہے اور رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے- وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے- وہ ایک تند سیل ہے اور آخر کو کشتی بن جاتی ہے- ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے- مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں" پس تھکنا نہیں- "مبارک وہ جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں-"

پس جو ظلم و ستم کے قیدی ہیں خواہ پاکستان میں ہوں یا بنگلہ دیش میں ہوں یا دنیا میں کہیں بھی ہوں ظلم و ستم کے قیدی خدا کی خاطر تو سوائے احمدیوں کے اور کوئی بھی نہیں ہے آج تو کیسی اچھی بات فرمائی "مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے" یہاں حضرت مسیح موعود (-) شیطان کے چنگل سے رہائی کی بات کر رہے ہیں- پس یہ مضمون بہت وسیع ہے دونوں طرف اطلاق پاتا ہے- "کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے- مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے- مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے-"

"مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے" کتنی پیاری توقعات ہیں حضرت مسیح موعود (-) کی اپنی جماعت سے اور کتنا عظیم خطاب ہے "مبارک تم جبکہ" اس وقت مبارک ہوگے تم- یہ نہیں فرمایا مبارک تم جو تھکتے نہیں- فرمایا "مبارک تم جبکہ دعا کرنے سے کبھی ماندہ نہیں ہوتے-" اس وقت تم مبارک ہوگے- "اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا- وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم اور رحیم' حیا والا اور صادق' وفادار عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے- پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا- دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو-"

یہ عبارت یہاں تک پڑھ کر میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں اور دعا کے لئے جو حضرت مسیح موعود (-) کے تین اقتباسات میں نے چنے تھے ان کو انشاء اللہ آئندہ خطبات میں کسی کا حصہ بنا لوں گا-

(الفضل انٹرنیشنل لندن 7 مئی 1999ء)

وہ ہے مہرباں و کریم و قدیر
قسم اُس کی اس کی نہیں ہے نظیر

جو ہوں دل سے قربانِ ربِّ جلیل
نہ نقصاں اُٹھاویں نہ ہوویں ذلیل

(درثمین)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 16- جون 1999ء

12-40 a.m. ناروبجیئن سروس-
1-20 a.m. ہماری کائنات-
1-45 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
2-55 a.m. سویڈش زبان سیکھیے-
3-10 a.m. تقریر- برکات خلافت-
4-05 a.m. تلاوت- تاریخ احمدیت- خبریں-
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کا صحیح تلفظ-
5-20 a.m. لقاء مع العرب
6-20 a.m. فرام دی آرکائیوز- خطبہ جمعہ 21-4-89
7-10 a.m. اردو کلاس-
8-20 a.m. سویڈش زبان سیکھیے-
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
10-05 a.m. تلاوت- تاریخ احمدیت- خبریں-
10-50 a.m. چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کا صحیح تلفظ-
11-15 a.m. سواحیلی سروس- خطبہ جمعہ- 26-4-96
12-20 p.m. ہماری کائنات-
12-50 p.m. لقاء مع العرب-
1-45 p.m. اردو کلاس-
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت- خبریں-
4-35 p.m. جرمن زبان سیکھیے-
5-10 p.m. تبرکات- تقریر مولانا ابوالعطا صاحب-
6-05 p.m. بنگالی سروس-
7-05 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر- گلدستہ-
8-55 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت- تاریخ احمدیت-
10-30 p.m. اردو کلاس-

جمعرات 17- جون 1999ء

12-30 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن فرانس-
1-15 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ
1-40 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل- ہنر
1-50 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
3-00 a.m. جرمن زبان سیکھیے-
3-30 a.m. انٹرویو- اقبال احمد شمس- از محمد اعظم اکسیر-
4-05 a.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر- گلدستہ-
5-20 a.m. لقاء مع العرب

6-20 a.m. کینیڈین ہورائزن- مجلس سوال وجواب 19-6-97
7-25 a.m. اردو کلاس-
8-30 a.m. جرمن زبان سیکھیے-
9-00 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
10-05 a.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
10-25 a.m. چلڈرنز کارنر- گلدستہ-
11-25 a.m. سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ- 14-11-97
12-25 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل ہنر از لجنہ پاکستان-
12-40 p.m. لقاء مع العرب-
1-50 p.m. اردو کلاس-
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت- خبریں-
4-40 p.m. عربی زبان سیکھیے-
4-55 p.m. فرام دی آرکائیوز- مجلس سوال و جواب- 20-10-94- نیو یارک امریکہ-
5-50 p.m. بنگالی سروس-
6-20 p.m. بنگالی سروس-
7-05 p.m. ہومیوپیتھی کلاس-
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کا صحیح تلفظ-
8-25 p.m. چلڈرنز کارنر- واقفین نو آئٹم-
8-55 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت- درس ملفوظات-
10-30 p.m. اردو کلاس-
11-40 p.m. لقاء مع العرب-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 25 فیصد اضافہ

17- ارب کے نئے ٹیکس- ٹیلی فون ڈیوٹی میں کمی- سگریٹ ڈیوٹی میں اضافہ

قومی بجٹ 2000-1999ء کی خاص خاص باتیں

وفاقی وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے قومی اسمبلی میں سال 2000-1999ء کا وفاقی بجٹ پیش کیا جس کے تحت سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 25 فیصد اضافہ کیا گیا ہے- ریٹائرڈ ملازمین کی پنشنوں میں بھی اتنا ہی اضافہ ہوا ہے- تاہم ریٹائرڈ بیوروکریٹس کی تاحیات مراعات ختم کر دی گئیں دفاعی بجٹ بڑھا دیا گیا ہے- سگریٹ مہنگے کر دیئے گئے ہیں- ضلع ٹیکس اور محصول چونگیاں یکم جولائی سے ختم کر دی گئی ہیں- ریڈیو لائسنس فیس ختم کر دی گئی ہے- بے گھر پاکستانیوں کو 5 لاکھ مکانات کی فراہمی کا اعلان کیا گیا- قبائلی اور شمالی علاقہ جات کو ٹیکس کے دائرہ کار میں لانے اور ٹیکس دہندگان کی ڈائریکٹری شائع کرنے کا اعلان- امن و امان کے لئے 18- ارب چالیس کروڑ روپے مختص کر دیئے گئے-

جن اشیاء پر ٹیکس عائد کئے گئے ہیں ان میں اخباری اشتہارات پر ساڑھے بارہ فیصد سنٹرل ایکسائز ڈیوٹی عائد کی گئی ہے- جن اشیاء کی قیمتیں بڑھیں گی وہ یہ ہیں- فریج' ائرکنڈیشنر' ڈیپ فریزر' چیونگم بنانے والی مشین' سٹیل ہنگ' بوری بنانے کا کاغذ' پولیسٹر' فلیمنٹ یارن' سوڈا ایش' ٹائرٹیوب' ایل پی جی ایگولیٹر' پلاسٹک کے جوتے' مونو سٹیٹ اور ہائیڈرالک' واشنگ پاوڈر' شیمپو' سگریٹ اور گیس سلنڈر-

جو چیزیں سستی ہونگی یہ ہیں- بسیں اور کوچیں- ٹیلی فون کی لوکل کال' سمگل ہونے والی اشیاء' موٹر سائیکل' وڈیو کیمرے' فلم کے سامان' ٹائروں میں استعمال ہونے والی سٹیل کی تار' بنے ہوئے کپڑے میں استعمال ہونے والی امبرائیڈری اور ریان' بال اور رولر بیرنگ' المونیم شیٹس اور پلیٹس' سٹیکر کے کاغذ سمیت مختلف 67- اشیاء- ان پر ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے- تعمیراتی کمپنیاں قیمت فروخت کا صرف ایک فیصد ٹیکس دیں گی- اس کے علاوہ ہائی سپیڈ ڈیزل' پلاسٹک کی مصنوعات' چینی اور مصنوعی دھاگے کی فیکٹروں پر محکمہ ایکسائز کی نگرانی ختم کر دی گئی-

بجٹ کے مطابق 8 لاکھ نئی آسامیاں پیدا کی جائیں گی- وزیراعظم کی اربن ٹرانسپورٹ سکیم کے لئے مراعات کا اعلان کیا گیا ہے- 10 سے زائد افراد کی گنجائش کی گاڑیوں پر کیپیٹل ویلو ٹیکس ختم کر دیا گیا- ناقابل واپسی سرمایہ کاری کے ضمن میں ایک بس 10 فیصد ڈیوٹی ادا کر کے منگوانے کی اجازت ہوگی- بسوں گاڑیوں کی سی کے ڈکٹ' سی بویو ڈیزل' چیسز' سی این جی اور باڈی تیار کرنے کی مشینری پر ڈیوٹی ختم کر دی گئی-

اس کے علاوہ کنکریٹ اور سیمنٹ کے بلاکس پر سیلز ٹیکس ختم کر دیا گیا- وزیراعظم ہاؤسنگ سکیم کے تحت مکانات پر دولت ٹیکس میں 5 سال کے لئے چھوٹ دے دی گئی- تعمیراتی مشینری پر درآمدی ڈیوٹی بھی اگلے سال تک کے لئے ختم کر دی گئی- بجٹ میں 13- ارب 70 کروڑ کا خسارہ ہے- ترقیاتی پروگراموں کے لئے ریکارڈ ایک کھرب 16- ارب 30 کروڑ روپے خرچ ہونگے- غربت ختم کرنے کے لئے فنڈ قائم کر دیا گیا ہے-

اعلان

○ انٹرنیشنل سکول فار ایڈوانس سٹڈیز- تریست (اٹلی) نے مندرجہ ذیل پروگرام میں Ph.D کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں-

1- Functional Analysis Applications
2-mathematical physics
3- Theory of Elementary particles, Condensed Matter
4-Astrophysics
5-Biophysics
6-Molecular Genetics
7- Cognitve Neuro Neuro Ccience

یہ Ph.D تین سالہ پروگرام ہے- داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ اٹلی میں ہی جاکر Clear کرنا ہو گا- داخلہ سے قبلہ سادہ کاغذ پر درخواست کے ساتھ ان چیزوں کو لف کرنا ہو گا- 1- Biodata (مکمل) 2- تعلیمی سندات (فوٹو کاپی) 3- تھیسس کی کاپی- 4- کم از کم ایک عدد ریفرنس لیٹر- 5- دیگر معلومات- درخواستیں ادارہ میں پہنچنے کی آخری تاریخ 30- ستمبر 99ء ہے-

مزید معلومات کے لئے ادارہ سے رابطہ کریں-

SISSA
VIA BEIRUT - 2-4, 34014 - TRIESTE
MIRAMARE - GRIGNANO - ITALY
Web:- http//w.w.w sissa.it
Email-PHD@SISSA.IT

(نظارت تعلیم)

جاوید پینٹ اینڈ سینیٹری سٹور
383-2-B II نزد برکت چوک ابوبکر روڈ
ٹاؤن شپ لاہور
پی پی 5112672

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہر وقت حاضر ہیں
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
فون دفتر 051-275757 275738
3-A بیول پلازہ- فضل الحق روڈ- بلیو ایریا اسلام آباد

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan ☎ 554399

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام
خان نیم پلیٹس
ہر قسم کی سکرین پرنٹنگ کے لیئے ہم سے رجوع کریں
لاہور- فون: 5150862-844862

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 14- جون- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ

15- جون- غروب آفتاب- 7-18

16- جون- طلوع فجر- 3-19

16- جون- طلوع آفتاب 4-59

واجپائی کی دھمکی

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے پاکستان کو دھمکی دی ہے کہ انکی فوجیں پاکستان سے جنگ کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کارگل محاذ سے واپسی کے بعد اپنی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہاکہ ہم آزاد کشمیر پر بھی قبضہ کرلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت شروع ہی سے امن کا خواہاں ہے لیکن اگر پاکستان نے کارگل میں مداخلت بند نہ کی تو وہ بھارت سے جنگ کے لئے تیار رہے۔

پاک فوج کو تیار رہنے کا حکم

وزیر خارجہ سرتاج عزیز کے دورۂ بھارت سے واپسی پر وزیر اعظم نے وزیر خارجہ سے ملاقات کے بعد فوجی قیادت سے صلاح و مشورہ کیا اور فوجوں کو الرٹ رہنے کا حکم دے دیا۔ سرتاج عزیز نے وزیر اعظم کو بتایا کہ بھارتی وزیر خارجہ ان سے مذاکرات کے دوران دھمکیاں دیتے رہے۔

نواز شریف کا واجپائی کو فون

وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے فون پر بھارتی وزیراعظم سے گفتگو کی اور نہیں کہاکہ حالات خراب نہ کریں۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہاکہ ہم جنگ کے لئے تیار ہیں۔ میاں نواز شریف نے کہاکہ پاکستان کنٹرول لائن پر صورت حال کو کشیدہ ہونے سے روکنے کا خواہاں ہے۔ دونوں ملکوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ حالات کو خراب نہ ہونے دیں۔ کنٹرول لائن کا احترام ضروری ہے۔ اعلان لاہور کے تحت ضروری ہے کہ تمام مسائل مذاکرات کے ذریعے حل کئے جائیں۔ موجودہ صورت حال سے دونوں ملکوں کی معیشت تباہ ہو جائے گی۔

کارگل اور کنٹرول لائن پر حملے پسپا

بھارتی فوج کے کارگل اور کنٹرول لائن پر حملے پسپا کردیئے گئے 79 بھارتی فوجی ہلاک کردیئے گئے۔ ایک بھارتی افسر کا یہ بیان مغربی اخبارات نے شائع کیا ہے کہ ہم کتوں کی طرح مررہے ہیں۔ مجاہدین نے کارگل میں مزید ایک کلومیٹر علاقہ فتح کرلیا۔ کنٹرول لائن پر بھارتی فوج کی فائرنگ سے ایک پاکستان فوجی سمیت چار شہری شہید اور 12 شدید زخمی ہوگئے۔

بھارتی فوج کے حملے

بھارتی فوج نے بھمبر، سماہنی، کھوئی رٹہ، نیزہ پیر، حاجی پیر، چکوٹھی، لیپا پانڈو اور وادی نیلم پر بھاری ہتھیاروں سے گولہ باری کی۔ پاک فوج نے بھارتی اسلحہ کا ڈپو اور 3 مورچے تباہ کردیئے۔ کپواڑہ اور اُوڑی سیکٹر میں مجاہدین نے بھارتی فوج کی نقل و حرکت محدود کردی۔ بھارت نے کارگل میں مزید 10 ہزار فوجی بھیج دیئے۔ بھارت نے الزام لگایا ہے کہ پاکستانی جاسوس طیارے نے بھارتی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی۔

سرتاج جسونت مذاکرات ناکام

پاکستان کے وزیر خارجہ سرتاج عزیز اور بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ کے درمیان ہونے والے مذاکرات ناکام ہو گئے۔ دونوں وزرائے خارجہ نے مذاکرات کے بعد پریس کے سوالوں کے جوابات نہیں دیئے۔

بھارت کے الزامات

بھارت نے الزام لگایا ہے کہ اس کے آٹھ فوجیوں کی نعشوں کی پاکستان نے بے حرمتی کی ہے۔ پاکستان نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ امکان یہ ہے کہ یہ فوجی مجاہدین کے ہتھے چڑھ گئے ہوں گے۔ بھارت نے پاکستان کے چیف آف سٹاف کی ایک کیسٹ بھی سنائی ہے۔ پاکستان نے اس کو جعلی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ کوئی اعلیٰ فوجی افسر ایسے معاملات پر فون پر گفتگو نہیں کرتا۔

جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ قوم کو گمراہ کیا گیا۔ جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں ملکی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لئے لوگوں کو کھیل تماشے اور جوئے پر لگا دیا گیا ہے۔

بھاری قیمت چکانا ہوگی

سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت نے جارحیت کی تو اسے بھاری قیمت چکانا پڑے گی۔ پاک فوج کی جرات مندانہ صلاحیتوں سے ساری دنیا واقف ہے۔ پوری قوم سیسہ پلائی دیوار بن کر پاک سرزمین کے چپے چپے کا دفاع کرے گی۔ موجودہ سنگین صورت حال کے پیچھے کمزور قیادت کا ہاتھ ہے۔ درپیش مسائل سے نجات کے لئے قومی حکومت تشکیل دی جانی ضروری ہے۔ بجٹ میں مخصوص طبقہ اور اپنوں کو مراعات دیکر قوم کو وعدوں پر ٹرخا دیا گیا ہے۔

بجٹ تاریخی ہے

وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ بجٹ تاریخی ہے۔ مزید ٹیکس نہیں لگائیں گے۔ جن تاجروں نے ٹریڈ سرٹیفکیٹ نہیں لئے ان سے بھاری جرمانے وصول کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس بجٹ سے صنعتوں کا پہیہ چل پڑے گا۔ لوگوں کو روزگار ملے گا کھادوں پر ٹیکس کے خاتمے سے کاشتکاروں کو ریلیف ملے گا۔

توہین رسالت کی ایف آئی آر

قومی اسمبلی کے رکن اور سابق وزیر مملکت بشپ ڈاکٹر روفن جولیس نے وزیر مذہبی امور راجہ ظفرالحق کی زیر صدارت اسلام آباد میں منعقدہ ایک اجلاس میں شرکت کے بعد بتایا کہ توہین رسالت کی ایف آئی آر کے اندراج میں تبدیلی کی منظوری دے دی گئی ہے۔ اس الزام کے سامنے آنے کے بعد دو سچے اور ایماندار مسلمان اور دو عیسائی اور ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی پر مشتمل چھ رکنی کمیٹی واقعہ کی تحقیقات کرے گی اور فیصلہ کرے گی کہ ایف آئی آر درج کرائی جائے یا نہ کرائی جائے۔

دفاعی بجٹ بڑھائیں گے

وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ قومی سلامتی اولین ترجیح ہے ضرورت پڑی تو دفاعی بجٹ میں مزید اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ افراط زر کو کم کرکے 6 فیصد سالانہ تک لایا جائے گا۔ بجٹ کا خسارہ قومی پیداوار کے 3ء3 فیصد تک لانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

عوام خوش نہ ہوں

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوام خوش نہ ہوں جلد کئی منی بجٹوں کا سامان کرنا پڑے گا۔ بجٹ غیر متوازن ہے مخصوص طبقے کی اجارہ داری قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کھیلوں کی خبریں

پاکستان سیمی فائنل میں

ساتویں ورلڈ کپ کے سنسنی خیز لمحات میں سپر سکسز کے آخری میچ میں آسٹریلیا نے جنوبی افریقہ کو ہرا کر سیمی فائنل کے لئے کوالیفائی کرلیا۔ اب بدھ کے روز پاکستان کا مقابلہ سیمی فائنل میں نیوزی لینڈ سے اور اس کے بعد جنوبی افریقہ کا آسٹریلیا سے ہوگا۔

آپ کی جملہ ہومیوپیتھک ضروریات پورا کرنے والا ادارہ

محمود ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک

اقصیٰ چوک ربوہ

ELECTRO FRIDGE

Shop No. 4, Block 91

G-8/1, ISLAMABAD (051-254619

Proprieter:

Naseer ud din Ahmad Khan.

البشیرز معروف قابل اعتماد نام

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد ناصر نایاب کلاتھ

پیچ جیولرز اینڈ بوتیک

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز — شوروم ربوہ

فون شوروم پتوکی 3171-04942 — 04524-510

ہمارے ہاں جستی روم کولر- کوکنگ رینج- ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں- نیز رپیئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے-

الفضل الیکٹرونکس

آفس فون 5114822 5118096

کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

ہولز موپیتھی

"لاعلاج" امراض کا علاج

بذریعہ ڈاک یا اپائنٹمنٹ

ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد

علوم شرقی ربوہ 212694 - 04524

ربوہ میں رہائشی پلاٹ

ایک کنال رقبہ کا پلاٹ نمبر 4/9 دارالعلوم شرقی قابل فروخت ہے- رجوع فرمائیں-

سید ممتاز احمد

بی 81- ڈیفنس سوسائٹی کراچی 75500

فون 4929418-5880119

نیو راحت علی جیولرز

اکبر بازار شیخوپورہ — دوکان 53181 گھر 5399

7- سنگھار سنٹر میکلیگن روڈ لاہور — دوکان 7320977 گھر 7841669

National College for Computer Studies

Rabwah phone No. 212034

- Offers Variety of diplomas / short courses.
- **Day and Night classes. (Male Students only)**
- Female staff for female students. (Day timings)
- Centrally air conditioned LAB with Pentium computers

All former students contact college administration to avail the chance for Windows NT Class (Free of cost)

Walk in for more information or contact on phone